© rasailojaraid.com

تبرّکات و نوادر

قسط ۲

مشاہیر علماء کے خطوط

مکاتیبِ طیّب

حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب قاسمی مدظلہٗ مہتمم دارالعلوم دیوبند
بنام حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مہتمم دارالعلوم حقانیہ

(۱۶)
حضرت المخدوم المحترم زیدۃ معالیکم

سلام مسنون نیاز مقرون ۔ آں محترم کے کئی والا نامے شرف صدور لائے ۔ اور احقر نے جوابات تحریر کرکے سپرد ڈاک کئے ۔ مگر اس والا نامہ سے جو ۱۰ / شوال ۱۳۷۷ھ کا تحریر فرمودہ ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ میرے عرائض دستیاب نہیں ہوئے ۔ مخدوما ! بندہ تو آپ حضرات کی زیارت کا خود خواہش مند ہے ۔ مگر آپ حضرات گھر بلاتے ہیں ۔ اور گھر کے دروازہ پر مضبوط قسم کا قفل لگا کر جب ویزا نہ ملے تو حاضر کس طرح ہوں ۔ گذشتہ سال ذی قعدہ کے مہینہ میں ویزہ ملا تھا مگر کئی ماہ کی سعی کے بعد اس سال وہ سعی جو کئی ماہ سے جاری ہے ، بے سود ثابت ہوئی ۔ اس لئے بجز حسرت و افسوس اور کیا کیا جاسکتا ہے ۔ میری غرض پاکستان حاضر ہونے سے آپ ہی بزرگوں کی زیارت اور اقرباء سے ملاقات ہوتی ہے ۔ میں تو دل و جان سے حاضری کے لئے مستعد ہوں ۔ مگر میرے بس میں کچھ نہیں ۔ اس وقت سعی بھی نہیں ہوسکتی ، کیونکہ امسال حج کا قصد ہے ۔ انشاء اللہ وسط ذی قعدہ میں دیوبند سے روانگی ہوگی ۔ جس کے کل ستائیس اٹھائیس دن باقی ہیں ۔ اس لئے اب جو بھی سعی ویزہ کے لئے ہوسکتی ہے وہ حج سے واپسی کے بعد ہی ممکن ہے ۔ دعاء فرمادیں کہ حق تعالیٰ حج مبرور کے ساتھ مع الخیر واپسی نصیب فرمادیں ۔ اور پھر آپ حضرات کی زیارت کا موقع بھی عطا فرمادیں ۔ ڈیرہ غازی خان سے بڑی لڑکی اور کراچی سے چھوٹی لڑکی بار بار لکھ رہی ہیں ۔ انہیں بھی یہی لکھا ہے کہ تم لوگ اگر یہاں آسکو تو آکر مل جاؤ ۔ میری حاضری سر دست ہونے نہ ہونے کے برابر ہو رہی ہے ۔ بہر حال دعا کا خواستگار ہوں ۔ اور زیارت کا خود طلبگار

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پرسان حال حضرات کو سلام مسنون عرض ہے۔ امید ہے کہ مزاج سامی بعافیت ہوگا۔ والسلام۔ ۸ ربیع ھ

---

(۱۷) حضرت المحترم زید مجدکم

سلام مسنون، نیاز مقرون۔ تعزیت نامہ باعث تسلی ہوا۔ آپ نے اس ہمہ گیر غم میں[۱] ہم لوگوں کو یاد رکھا۔ اور ہمارے شریک غم ہوئے اس کا دلی شکریہ قبول فرمائیے۔ آپ کے پیغام تعزیت سے مجروح دلوں کو بہت تسلی اور تسکین حاصل ہوئی۔ حق تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ حضرت مدنی کو اعلیٰ علیین میں مقام کریم بخشے پسماندوں کو صبر جمیل دے۔ اور دارالعلوم اور ملک کو حضرت کا بدل نصیب فرما دے آمین۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ والسلام۔

---

(۱۸) نحمدہ و نصلی

حضرت المخدوم المحترم زید مجدکم السامی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ——— مکرمت نامہ مع نیاز سالم[۲] و مسودہ تقریر[۳] شرف صدور لایا۔ ہدیہ مسودہ کا شکریہ کس زبان سے ادا کروں۔ وہاں کی قیام میں میری نہیں ہوئی۔ آپ کو حق تعالیٰ نے جن امور خیر کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ وہ آپ ہی کا حصہ ہے حق تعالیٰ برکت دے اور دارالعلوم حقانیہ کو روز بروز ترقیات عطا فرمائے۔

مسودہ تقریر پہنچ گیا ہے۔ اس قیام کے دوران میں بہت ہی شغل معلوم ہو رہا ہے۔ کہ میں اس مسودہ

۱ۓ حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ العزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کی تعزیتی خط کے جواب میں جو علم و عرفان جہاد و عزیمت کی دنیا کیلئے ایک ہمہ گیر و عالمگیر غم کا واقعہ تھا "س"

۲ۓ حضرت مولانا محمد سالم قاسمی حضرت قاری صاحب مدظلہ کے فرزند اکبر حال مدرس دارالعلوم دیوبند۔

۳ۓ دارالعلوم حقانیہ کے تاریخی اجلاس دستار بندی موخرہ ۸ ربیع الثانی ۱۳۷۸ھ مطابق ۲۰-۲۱ اکتوبر ۱۹۵۸ء میں حضرت حکیم الاسلام نے رات کی نشست میں علم کی فضیلت اور انسانیت کے امتیاز اور شرافت کے موضوع پر ایک نہایت ہی عالمانہ تقریر فرمائی جسے مولانا شیر علی شاہ نے حتی الوسع قلمبند کرنے کی سعی کی پھر حضرت مدظلہ کی خدمت میں نظر ثانی کیلئے بھیجی گئی۔ حضرت نے باوجود گوناگوں مصروفیات کے نظر ثانی ہی نہیں بلکہ اپنے الفاظ میں گویا سارا مسودہ از سر نو خود ہی لکھ دیا۔ اور اس کا عنوان "انسانی فضیلت کا راز" تجویز فرمایا۔ جسے احقر نے عنوانات وغیرہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کو دیکھ سکوں۔ ہر وقت لوگ گھیرے رہتے ہیں۔ یا پھر جلسے اور مجامع ہیں۔ تاہم سعی کروں گا کہ اس قیام کے دوران اس مسودہ کو دیکھ سکوں۔ اگر دیکھ پایا تو بذریعہ ڈاک رجسٹری کر دوں گا۔ صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔ تحفہ کا بہت بہت شکریہ عرض ہے۔ دعا کا مستدعی ہوں۔ والسلام۔ ۳۱ مئی ۱۹۵۸ء

---

(۱۹)

حضرت المحترم زید مجدکم السامی

سلام مسنون نیاز مقرون ــــ تقریر کا مسودہ نظر ثانی کرنے کے بعد ارسال ہے۔ کاتب نے نہایت ہی ظلم کیا کہ چھوٹے چھوٹے اوراق پر مسودہ لکھا۔ نہ حاشیہ چھوڑا نہ صفحہ بڑا رکھا۔ اس لئے مجھے حذف و ازدیاد میں سخت دشواری پیش آئی۔ پھر میری تعبیر پوری طرح ادا نہیں کی اس لئے گویا مجھے سارا مسودہ از سر نو خود ہی لکھنا پڑا۔ تاہم باوجود غیر معمولی مصروفیت کے رات دن لگ کر اسے مرتب کیا۔ کئی راتیں ایک ایک بجے اور دو دو بجے تک جاگ کر مسودہ میں ترمیمات کیں۔ کیونکہ دن میں لوگوں کا ہجوم رہتا تھا۔ رات ہی کو کچھ وقت ملتا تھا۔ اب آپ اسے نہایت احتیاط سے صاف کرائیں۔ سمجھدار قسم کا کاتب ہوگا تو لکھ سکے گا۔ اور پھر مقابلہ کرایا جائے، تب کاتب کاپی پریس کے حوالہ کی جائے۔ نام اس کا "انسانی فضیلت کا راز" مناسب ہوگا یا جو آپ حضرات مناسب سمجھیں۔ ریل پر جانے میں صرف دو گھنٹے باقی ہیں اس لئے بعجلت عریضہ لکھ کر مع مسودہ کے رجسٹری ارسال ہے۔ سب سے سلام۔ امید ہے دیوبند مطلع فرماویں۔ والسلام ۱۴ / ۱۱ / ۱۹۵۸ء

---

(۲۰)

نحمدہٗ ونصلی ۔ حضرت المحترم المعظم زیدت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گرامی نامہ میں احقر کے سفر اکوڑہ خٹک کی تفصیلات دریافت فرمائی گئی ہیں۔ بجواب مکرمت نامہ عرض ہے کہ عرصہ سے حضرت مولانا عبدالحق صاحب زید مجدہٗ مہتمم دارالعلوم حقانیہ یاد فرما رہے ہیں کہ میں اکوڑہ کے اس دارالعلوم کے سالانہ جلسہ میں شرکت کروں۔ دیوبند بھی مولانا کے کئی والا نامے پہنچے۔ بندہ نے بھی بشرط حاضری پاکستان وعدہ کر رکھا تھا کہ ضرور حاضری کی سعادت حاصل کروں گا۔ چنانچہ کراچی پہنچتے ہی احقر نے اطلاع دی۔ مگر دارالعلوم کا جلسہ یکم دسمبر ۵۸ء کو طے شدہ تھا جس کا

---

[۲] دیکھ ہم اصطلاحات میں اسی نام سے شائع کیا، بعد میں لاہور کے ایک مکتبہ نے بھی نام تعارف وغیرہ حسب حذف و تبدیل کر کے اسے "انسانیت کی امتیاز" کے نام سے شائع کیا۔ [۳] لاہور میں۔
[۵] احقر راقم الحروف [۶] مولانا محمد سالم صاحب کیلئے [۷] اگلے صفحہ پر " سے "

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اخبارات میں اعلان بھی شائع ہو چکا تھا۔ ان تاریخوں میں میری شرکت کی کوئی صورت نہیں تھی۔ کہ میں ۱۴ر اکتوبر کا دن وہاں گزار سکوں۔ حضرت مولانا نے بکمال عنایت جلسہ کی شائع شدہ تاریخوں کو منسوخ کرکے جلسہ کی تاریخیں ۲۱، ۲۲ر اکتوبر ۱۹۵۵ء رکھیں۔ اور دوبارہ اعلانات جاری کئے۔ چنانچہ احقر ۲۰ر اکتوبر ۱۹۵۵ء کو شب میں اکوڑہ پہنچا۔ اسٹیشن پر دار العلوم حقانیہ کے تمام اساتذہ اور طلبہ موجود تھے۔ انتہائی محبت و خلوص سے خیر مقدم فرمایا۔ اور میں دار العلوم کی نو تعمیر شدہ عمارت میں فروکش ہو گیا۔ ظاہر ہے کہ حسب دعوت نامہ حضرت مولانا عبد الحق صاحب کی طرف سے پہنچا تھا۔ تو قیام دار العلوم ہی میں ہو سکتا تھا۔ کہیں اور ٹھہرنے کی کوئی معنے ہی نہ تھے۔ اکوڑہ کی حاضری کا مقصد ہی محض دار العلوم ہی کے جلسہ کی شرکت تھی۔ تقریباً چوبیس گھنٹہ قیام رہا۔ اور یہ مدت دار العلوم ہی میں گزری۔ ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۵ء کو شب کے اجلاس میں حسب پروگرام شرکت ہوئی۔ اس نشست میں دار العلوم کے تقریباً ۲۷ فارغ شدہ فضلاء کی دستار بندی ہوئی۔ وہ احقر کے ہاتھوں عمل میں آئی دستار بندی کے بعد تقریباً تین گھنٹہ احقر کی تقریر ہوئی۔ جسے دار العلوم کے فضلاء نے قلمبند کیا۔

حضرت مولانا عبد الحق صاحب نے تقریر کا یہ مسودہ آدمی کے ہاتھ میرے پاس لاہور بھیجا ہے۔ تاکہ احقر اس پر نظر ڈالکر اس میں ضروری ترمیم و اصلاح کر لے۔ دار العلوم اس کے شائع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ بہرحال اکوڑہ کی حاضری صرف دار العلوم حقانیہ کے جلسہ کے لئے ہوئی۔ اس کی دعوت پہ ہوئی۔ اور اس میں چوبیس گھنٹہ قیام رہا۔ اور اس کے پروگراموں میں پورا وقت صرف ہوا۔ اس دوران میں مولانا ۔۔۔۔ نے جامعہ میں حاضری کیلئے کئی بار فرمایا۔ مگر وقت نہیں تھا۔ اس لئے معذرت کرتا رہا۔ لیکن پیہم اصرار پر اتنا عرض کر سکا۔ کہ واپسی میں روانگی کے وقت اسٹیشن جاتے ہوئے پانچ منٹ کے لئے جامعہ کی عمارت میں اتر کر دعا میں شرکت کر دوں گا۔ چنانچہ حسب وعدہ چونکہ واپسی کے وقت اسٹیشن کے راستہ میں جامعہ کی عمارت پڑتی تھی۔ احقر اترا جامعہ کے حضرات اساتذہ و طلبہ نے خیر مقدم فرمایا ——— اور

---

* یہ خط مشہور عالم اور مجاہد جنگ آزادی مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانوی مرحوم کے نام لکھا گیا ہے۔ پچھلے خط میں حضرت کی آمد دار العلوم حقانیہ کا ذکر آیا ہے ان کے واپس جانے پر ایک مقامی مدرسہ نے حسب معمول قاری صاحب مدظلہ کی رپورٹنگ ایسے انداز میں کی کہ سب کچھ اپنے کھاتہ میں بلاوجہ ڈالنے کی سعی کی گئی تھی۔ مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانوی مرحوم بھی جلسہ دستار بندی میں حسب معمول شریک تھے انہوں نے اخبارات میں یہ غلط رپورٹنگ پڑھی۔ اور قلبی تعلق و محبت کی بنا پر اس کی وضاحت قاری صاحب مدظلہ ہی سے کروائی۔ یہ خط ترجمان اسلام میں بھی شائع کروایا۔ اور پھر اگلی خط کو بھی مکتوب ذیل کے ساتھ ناچیز کے نام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سپاسنامہ بھی پیش فرمایا جس کے جواب میں پانچ چھ منٹ میں احقر نے شکریہ ادا کرتے ہوئے نصیحت کے طور پر چند کلمات بھی عرض کئے اور اسی وقت اسٹیشن پر پہنچ گیا۔ جہاں دارالعلوم کے ذمہ دار اکابر پہلے سے موجود تھے۔ اس طرح یہ سفر پورا ہوا۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ والسلام۔ ۱۹ ؍ ۴ ؍ ۷۲ھ

برخوردار طال عمرہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ امید ہے ہر طرح خیریت سے ہوں گے۔ روانگی کے وقت اسٹیشن پر جو وعدہ کیا تھا، یاد ہوگا۔ لیکن ایفاء کی توفیق نہ ہوئی۔ جامعہ اسلامیہ والوں کا کارنامہ ملاحظہ کرلو۔ دارالعلوم اسلامیہ اکوڑہ کی خصوصی دعوت پر جانا ہوا۔ تو ترجمان اسلام کا وہ پرچہ ساتھ لے گیا۔ قاری طیب صاحب دام ظلہم کو دکھایا تو حیران ہوگئے۔ میں نے عرض کیا کہ اس کا تدارک ضروری ہے۔ فرمایا کیا صورت ہو۔ میں نے عرض کیا کہ میں چند سوالات لکھتا ہوں۔ آپ ان کا جواب تحریر فرمادیں۔ تو کسی اخبار کو روانہ کردیا جائے گا۔ آپ نے اس کو پسند فرمایا چنانچہ آپ نے جواب مرحمت فرمادیا۔ جو کہ سوال و جواب کی شکل میں ترجمان اسلام میں مطبوعۃ الحق کے فرضی نام سے شائع کرادیا گیا ہے۔ اصلی جواب میرے نام مرحمت فرمایا ہے۔ جو کہ بغرض زیارت آپ کو روانہ کررہا ہوں۔ اپنے والد ماجد مدظلہ کی خدمت میں پیش کریں۔ اور میرا سلام بھی عرض کردیں۔ اور دعا کی درخواست بھی پیش کریں۔ اور اپنی خیریت اور دیگر ضروری حالات سے مطلع فرماتے رہیں۔ آپ کو لکھنے کی عادت ہوجائے گی۔ اس جواب پر جامعہ اسلامیہ والوں کے تاثرات بھی ضرور تحریر فرمادیں۔ فرضی نہ ہوں، واقعی ہوں، آپ کے نہ ہوں۔ بلکہ ان کے ہوں۔

واقفین حضرات کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔

بندہ محمد نعیم عفی عنہ

خطیب جامع مسجد

منڈی بہاؤالدین ۔۔۔۔۔ ۸ ؍ ۱۱ ھ

© rasailojaraid.com